البیان فی رحمۃ المنان عزوجل

رحمتِ الٰہی پر ایمان افروز احادیثِ مبارکہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلْبَيَانُ

فِي

رَحْمَةِ الْمَنَّانِ عزّوجلّ

﴿رحمتِ اِلٰہی پر ایمان اَفروز احادیثِ مبارکہ﴾

معاونِ تخریج:

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِى الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

صَبْرًا مَّتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

نام کتاب	:	اَلْبَيَانُ فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﷻ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	مارچ 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/95 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

فہرس

بَابٌ فِي أَنَّ رَحْمَةَ اللهِ تَعَالَى غَالِبَةٌ عَلَى غَضَبِهِ

﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اس کے غضب پر غالب ہونا﴾

١/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا اور وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اُس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول اللّٰه تعالى: ويحذّركم اللّٰه نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب:التوبة، باب: في سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنّها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٧، الرقم: ٢٧٥١، والتّرمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم، باب: خلق اللّٰه مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤٣، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة اللّٰه يوم القيامة، ٢/١٤٣٥، الرقم: ٤٢٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٧، الرقم: ٧٧٥١۔

۲/۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا: بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔‘‘ اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳/۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، ٦/٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٨، الرقم: ٧٧٥٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/٢٧٥، الرقم: ٣٢٧٠۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: خلق الله مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٧، الرقم: ٧٧٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٠، الرقم: ٣٤١٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٣، الرقم: ٩٥٩٥۔

تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِيْمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَـلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّي فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِي فَتَنْفَعُوْنِي. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِکَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ١٩٩٤/٤، الرقم: ٢٥٧٧، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: منه، ٦٥٦/٤، الرقم: ٢٤٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧٢/٦، الرقم: ٢٩٥٥٧، وعبد الأعلى بن مسهر في نسخة أبي مسهر، ٢٣/١، الرقم: ١۔

رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِکَ مِنْ مُلْکِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ کُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِکَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا کَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُکُمْ أُحْصِيهَا لَکُمْ ثُمَّ أُوَفِّيکُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِکَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ ﷻ سے یہ روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم کسی نفع کے مالک نہیں کہ مجھے نفع پہنچا سکو، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں کر سکتے اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمہارے انسان اور جن تم میں

سے سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتے۔ اور اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہو گا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جسے خیر کے سوا کوئی چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٥/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ، أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٥، الرقم: ٩٢٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٠، الرقم: ٧٦٠٨، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٨٨، الرقم: ٢٠٥٥٣، وأيضًا في الأربعون الصغرى، ١/٣٠، الرقم: ٩ ـ

الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ: قَالَ: رَبِّ، أَصَبْتُ أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَـلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے کبھی یہ الفاظ کہے کہ ایک شخص سے گناہ سرزد ہوا) تو وہ عرض گزار ہوا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا (کبھی یہ الفاظ کہے کہ مجھ سے گناہ ہوگیا) پس تو مجھے بخش دے۔ چنانچہ اُس کے رب نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ گناہ سے باز رہا، پھر اُس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہوگیا) تو اس نے عرض کیا: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا (یا مجھ سے گناہ ہوگیا) پس مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے، پس میں نے اپنے بندے کو پھر بخش دیا۔ پھر وہ ٹھہرا رہا جب تک اللہ نے چاہا، پھر اس نے گناہ کیا (اور کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہوگیا)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پھر عرض گزار ہوا: اے رب! مجھ سے گناہ ہوگیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا، پس تو مجھے بخش دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے سبب پکڑتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس جو چاہے کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل قَالَ: أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: اعْمَلْ مَا شِئْتَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا پھر (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اُسے یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، (سو اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے) پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے:

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول التوبة من الذنوب، ٤/٢١١٢، الرقم: ٢٧٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٩٢، الرقم: ١٠٣٨٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٩٢، الرقم: ٦٢٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٠٨، الرقم: ٦٥٣٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٠، الرقم: ٧٦٠٨، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين۔

اے میرے رب! میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اُسے یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، (سو وہ اُسے پھر بخش دیتا ہے) وہ بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اسے یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کرتا ہے (سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تم جو چاہو کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی، راوی حدیث عبدا لاعلیٰ نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تھا: جو چاہو کرو۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ ﷻ: أَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا أُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ: إِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ ﷻ: مَا مَنَعَکَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَکَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُکَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تُعِيْدَنِي فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: لَکَ رَجَاؤُکَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب: منه، ٤/٧١٤، الرقم: ٢٥٩٩، وابن المبارك في المسند، ١/٦٨، الرقم: ١١١۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور زور سے چلانے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اِن دونوں کو نکالو۔ اُنہیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا: تم لوگ اتنا کیوں چیخ رہے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم نے یہ اس لئے کیا ہے تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور (ان میں سے) ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو سرد اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا۔ وہ کہے گا: اے رب! مجھے اُمید ہے کہ تو ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تیرے ساتھ تیری اُمید کے مطابق معاملہ ہوگا۔ پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

٨/٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: منه، ٤/٦٥٦، الرقم: ٢٤٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٢، الرقم: ٤٢٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٤، الرقم: ٢١٤٠٥۔

وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَشْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ. ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَّادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيْدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جسے میں ہدایت دوں (وہ ہی ہدایت یافتہ ہے) پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری راہ نمائی کروں گا، تم سب محتاج ہو مگر جسے میں نے مالدار کیا (وہ ہی امیر ہے) پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں معافی دوں پس جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دونگا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، مردہ اور تر و خشک سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر

سکیں گے۔ اگر تمہارے اول، آخر، جن، انسان، زندہ، مردہ اور تر و خشک ایک زمین میں جمع ہوجائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اُس کی خواہش کے مطابق دوں تو بھی میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اُٹھا لے۔ یہ اس لئے کہ میں سخی ہوں، بزرگی والا ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا (حکم دینا) ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے۔ میرا حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے کہتا ہوں: ''ہو جا'' پس وہ ہو جاتا ہے۔''

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹/۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا کَانَ فِيْکَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

۹: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل التوبة والاستغفار، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣١٥، الرقم: ٤٣٠٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٣١۔

وَقَالَ: أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہے گا، میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش عطا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٠/١٠. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ: مَا أَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ: انْظُرْ قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيْهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٦، وأيضًا في كتاب: البيوع، باب: من أنظر موسرا، ٢/٧٣١، الرقم: ١٩٧١۔

إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا وَأَوْقِدُوْا فِيْهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ انْظُرُوْا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوْهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوْا، فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِکَ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِکَ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذَاکَ وَکَانَ نَبَّاشًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جسے لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہو گا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہتھے چڑھ جائے تو وہ اُس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: گذشتہ زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اُس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ۔ وہ کہنے لگا کہ میرے علم تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ اِس نیک عمل کے سبب اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ اُنہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: ایک آدمی کی جب موت قریب آئی اور اُسے زندگی سے مایوسی ہوگئی تو اس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں جمع کر کے

پیس لینا اور جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا۔ اس کے خویش و اقارب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا: تیرے ڈر سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اور وہ آدمی مردے دفنانے کا کام کرتا تھا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١١/١١. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيْهِ لَمَّا حُضِرَ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرَ أَبٍ. قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي ثُمَّ اسْحَقُوْنِي ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللهُ ﷻ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِي وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو وہ اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: حديث الغار، ٣/١٢٨٢، الرقم: ٣٢٩١، وأيضًا في كتاب: الرِّقاق، باب: الخوف من الله، ٥/٢٣٧٨، الرقم: ٦١١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٩، الرقم: ١١٦٨٢، وأيضًا الرقم: ١١٧٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤١٧، الرقم: ٦٤٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣١٤، الرقم: ١٠٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤٢٣، الرقم: ١٠٢٦۔

جواب دیا، آپ بہت اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا: میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو بھی اُڑا دینا۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اﷲ تعالیٰ نے اُس کے ذرات کو جمع کر کے دریافت فرمایا: تجھے اِس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: تیرے خوف نے۔ اﷲ تعالیٰ نے اُسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ رَجُـلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ أَوْرُوْا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کی جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا تو اُس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کی: جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سا

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: حديث الغار، ۱۲۸۳/۳، الرقم: ۳۲۹۲، والبزار في المسند، ۲٤٤/۷، الرقم: ۲۸۲۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤۳۰/٥، الرقم: ۷۱٦۰، والعسقلاني في فتح الباري، ٥۲۲/٦، الرقم: ۳۲۹٤، والعيني في عمدة القاري، ٦۲/۱٦، الرقم: ۹۷٤۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥۸۳/۳۔

ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا (اور مجھے جلا دینا)، جب آگ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے جواب دیا: محض تجھ سے ڈرتے ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت فرما دی۔'' اِس حدیث کو امام بخاری اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ وَاذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ، لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِکَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص، جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہا: جب وہ مرجائے تو اُسے جلا دیا جائے، پھر اُس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اُس پر قابو پایا تو ضرور اُسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہو گا۔ (سو اُس کے اہلِ خانہ نے ایسا ہی کیا) پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے سارے ذرے اکٹھے کر دیئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو ذرے اس کے اندر تھے اس

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنّها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم: ٢٧٥٦، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم: ٥٧٠۔

نے جمع کر دیئے پھر اُس سے دریافت فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے عرض کیا: (اے اللہ!) تو اچھی طرح جانتا ہے، تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيْهِ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي ثُمَّ اسْحَقُوْنِي ثُمَّ اذْرُوْنِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ، لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ: فَفَعَلُوْا ذَلِکَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَکَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: خَشْيَتُکَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُکَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے اپنی جان پر زیادتی کی (یعنی زندگی بھر گناہوں میں لت پت رہا)۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر مجھے راکھ کر کے ہوا اور سمندر میں منتشر کر دینا کیونکہ بخدا اگر میرے رب نے گرفت کی تو وہ مجھے اتنا عذاب دے گا کہ کوئی کسی کو اتنا عذاب نہیں دے سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو نے (اُس کے

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنّها سبقت غضبه، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٧٥٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٨٣، الرقم: ٢٠٥٤٨۔

ذرّات میں سے) جو کچھ لیا ہے اُس کو واپس کر دے، وہ شخص (سلامت ہو کر) کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھ کو اِس وصیت پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا، اُس شخص نے عرض کیا: اے رب! تیری خشیت نے یا اُس نے کہا: اے رب تیرے خوف نے۔ پس اِس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٥/١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی اُس کی جنت کی اُمید نہ رکھتا۔ اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی (کافر) بھی اُس کی جنت سے نا اُمید نہ ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنّها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم: ٢٧٥٥، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: خلق اللّٰه مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٤، الرقم: ٨٣٩٦، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٩٢، الرقم: ٦٥٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٣٤٩، الرقم: ٥٠٥٦، والقرشي في حسن الظن باللّٰه، ١/٢٩، الرقم: ١٩۔

بَابٌ فِي أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ وَأَنَّهُ ذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ مِنْهَا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

﴿اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں جن میں سے ننانوے حصے اس نے روزِ قیامت کے لئے محفوظ رکھے ہیں﴾

١/١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَکَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِکَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں جن میں سے اُس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ ساری مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الأدب، باب: جعل الله الرحمة مائة جزء، ٥/٢٢٣٦، الرقم: ٥٦٥٤، ومسلم في الصحيح، کتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غَضَبَه، ٤/٢١٠٨، الرقم: ٢٧٥٢، والدارمي في السنن، ٢/٤١٣، الرقم: ٢٧٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٦، الرقم: ٦١٤٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٩١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٥٧، الرقم: ١٠٩٧٥۔

کرتی ہے یہ اُسی ایک حصے کی وجہ سے ہے، یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کے اُوپر سے اپنا پاؤں اُٹھاتا ہے کہ کہیں اُسے تکلیف نہ پہنچے وہ بھی اسی ایک حصے کے باعث ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **اللہ** تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن، انس، **حیوانات اور** حشرات الارض کے درمیان نازل کی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر **شفقت و رحم** کرتے ہیں، اور اُسی سے وحشی جانور اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ **اللہ تعالیٰ نے**

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة اللّٰه تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٨، الرقم: ٢٧٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يُرْجَى من رحمة اللّٰه يوم القيامة، ٢/١٤٣٥، الرقم: ٤٢٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٤، الرقم: ٩٦٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٥، الرقم: ٦١٤٧، وابن المبارك في المسند، ١/٢٠، الرقم: ٣٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٢٨، الرقم: ٦٤٤٥۔

ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) محفوظ رکھی ہیں، جن کے سبب قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۸. عَنْ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَ عِقَالَهَا، ثُمَّ رَكِبَهَا، ثُمَّ نَادَى: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَقُوْلُوْنَ هَذَا أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ؟ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: لَقَدْ حَظَرْتَ، رَحْمَةُ اللهِ وَاسِعَةٌ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَنْزَلَ اللهُ رَحْمَةً وَاحِدَةً، يَتَعَاطَفُ بِهَا الْخَلَائِقُ جِنُّهَا وَإِنْسُهَا وَبَهَاءِمُهَا، وَعِنْدَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ. أَتَقُوْلُوْنَ: هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهُ؟. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِاخْتِصَارٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرَجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجُشَمِيِّ وَلَمْ يُضَعِّفْهُ أَحَدٌ.

’’حضرت جندب ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی نے (کہیں سے) آ کر

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب من ليست له غيبة، ٤/٢٧١، الرقم: ٤٨٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٢، الرقم: ١٨٨٢١، والروياني في المسند، ٢/١٤٠، الرقم: ٩٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/١٢٤، الرقم: ١٨٧، وأيضاً في المستدرك، ٤/٢٧٦، الرقم: ٧٦٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٦١، الرقم: ١٦٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٣۔

اپنے اونٹ کو بٹھایا پھر اُسے ٹانگ سے باندھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے چلا گیا، جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس نے اپنے اونٹ کے پاس آ کر اس کی رسی کو کھولا۔ پھر اُس پر سوار ہو کر دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر صحابہ سے) فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ زیادہ گمراہ ہے یا اُس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ اُس نے کیا کہا؟ اُنہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے۔) آپ ﷺ نے (اُس اعرابی سے) فرمایا: تُو نے (اللہ تعالیٰ کی رحمت کو) تنگ کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے، اللہ تعالیٰ نے کل سو رحمتوں کو تخلیق کیا جن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت (زمین پر) اُتاری، مخلوقات میں سے جن و انس اور بہائم (درندے) اُسی کی وجہ سے باہم شفقت و مہربانی کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اُس کے پاس ہیں۔ اب تم کیا کہتے ہو کہ یہ زیادہ گمراہ ہے (جسے رحمتِ الٰہی کی وسعت کا علم نہیں) یا اُس کا اونٹ (جو اس کے ماتحت ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام ابوداؤد نے مختصراً بیان کیا ہے اور امام احمد اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے ابو عبد اللہ الجشمی کے اسے بھی کسی نے ضعیف قرار نہیں دیا۔

۱۹/۴. عَنْ سَلْمَانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ خَلَقَ مِائَةَ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٩، الرقم: ٢٣٧٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٠، الرقم: ٦١٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥، الرقم: ١٠٣٨۔

رَحْمَةٍ، فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُوْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا، اُن میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، اُسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر رکھی ہیں۔''

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، رَحْمَةٌ مِنْهَا قَسَمَهَا بَيْنَ الْخَلَائِقِ، وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا جن میں سے ایک رحمت کو اُس نے ساری مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا اور ننانوے کو قیامت کے دن تک کے لئے محفوظ کر لیا۔''

اسے امام طبرانی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے، ان دونوں کی اسناد حسن ہے۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٧٤، الرقم: ١٢٠٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢١٤، ٣٨٥۔

٦/٢١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَخَلَاسٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَوَسِعَتْهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ، وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ لِأَوْلِيَائِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَابِضٌ تِلْکَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَى تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ فَكَمَّلَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِثْلَ ذَلِکَ رَوَاهُ وَالَّذِي قَبْلَهُ، أَحْمَدُ وَرِجَالُ الْجَمِيْعِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ: وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هَذِهِ أَسَانِيْدُ صَحِيْحَةٌ مَوْصُوْلَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.

’’امام محمد بن سیرین و خِلاس دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ کی سو رحمتیں ہیں جن میں سے اس نے ایک رحمت کو اہلِ دنیا کے درمیان تقسیم کر دیا پس وہ اُن کی اموات تک انہیں اپنے احاطہ میں لئے رہے گی جبکہ ننانوے رحمتوں کو اس نے اپنے اولیاء کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم کی جانے والی رحمت اور باقی ننانوے کو اپنے قبضہ میں لینے والا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ اُن سو رحمتوں کی اپنے اولیاء پر تکمیل کرے گا۔‘‘

٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٢٣، الرقم: ١٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٤، الرقم: ١٠٦٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥، والألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/١٧٦، الرقم: ١٦٣٤۔

اسے امام احمد اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کی مثل اور روایت بھی بیان کی ہے جس کی امام احمد نے تخریج کی ہے۔ اس کے تمام رجال صحیح ہیں۔ البانی نے بھی کہا کہ یہ تمام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل صحیح اسانید ہیں۔

٢٢/٧. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَرَحْمَةٌ بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا، وَادَّخَرَ لِأَوْلِيَائِهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَتَمَّامٌ الرَّازِيُّ.

’’حضرت معاویہ بن حَیدَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو تخلیق کیا، پس ایک رحمت مخلوق کے درمیان تقسیم کر دی جس کے باعث وہ باہم رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء (کی شفاعت) کے لئے محفوظ کر لیا۔‘‘ اسے امام طبرانی اور تمّام الرازی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٨. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لِلّٰهِ عزوجل مِائَةُ

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤١٧/١٩، الرقم: ١٠٠٦، وتمام الرازي في الفوائد، ٢٤٨/١، الرقم: ٦٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥٩/٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٨٥/١٠۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥١٤/٢، الرقم: ١٠٦٨٠، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢٧٦/٤، الرقم: ٧٦٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢١٤/١٠، ٣٨٥، والألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ١٧٦/٤، الرقم: ١٦٣٤۔

رَحْمَةٍ، وَإِنَّهُ قَسَمَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَسِعَتْهُمْ إِلَى آجَالِهِمْ، وَذَخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً لِأَوْلِيَائِهِ. وَاللهُ ﷻ قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَى التِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ فَيُكَمِّلُهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِأَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ وَالَّذِي قَبْلَهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُ الْجَمِيْعِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ وَرُوِيَ عَنْ خِلَاسٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مِثْلَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هُوَ مُرْسَلٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سو رحمتوں کا مالک ہے، اُس نے (اُن میں سے) ایک رحمت کو جمیع اہلِ زمین کے درمیان تقسیم کر دیا جو اُن کی اموات تک اُنہیں اپنے احاطہ میں لئے رہے گی جبکہ اس نے باقی ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء کے لئے ذخیرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اہلِ دنیا پر تقسیم ہونے والی رحمت اور (باقی) ننانوے رحمتوں کو اپنے قبضے میں کرنے والا ہے پھر وہ قیامت کے دن اپنے اولیاء پر اِن سو رحمتوں کی تکمیل کرے گا (اور ان رحمتوں کے باعث اُنہیں اعلیٰ وارفع مقامات اورحقِ شفاعت سے نوازے گا)۔‘‘

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی مثل حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے جس کی امام احمد نے تخریج کی ہے اس کے تمام کے تمام رجال صحیح ہیں اور امام خِلاس اور امام ابن سیرین نے بھی اس کی مثل بیان کیا ہے اور

اس کے رجال بھی صحیح ہیں۔ البانی نے ''سلسلة الأحاديث الصحيحة'' میں کہا ہے: یہ مرسل حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٩/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللهِ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ رَحْمَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠/٢٥. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: قَسَمَ رَبُّنَا رَحْمَتَهُ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَنْزَلَ مِنْهَا جُزْءًا فِي الْأَرْضِ فَهُوَ الَّذِي يَتَرَاحَمُ بِهِ النَّاسُ وَالطَّيْرُ وَالْبَهَائِمُ، وَبَقِيَتْ عِنْدَهُ مِائَةُ رَحْمَةٍ إِلَّا رَحْمَةً

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: خلق الله مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤١، وأحمد بن حنبل نحوه في المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٢٨٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٠١۔

١٠: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٥، والهندي في كنز العمال، ٤/٤٣٩، الرقم: ١٠٤٠٦۔

وَاحِدَةً لِعِبَادِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے رب نے اپنی رحمت کو سو اجزاء میں تقسیم کیا پھر ان میں سے ایک جزو کو زمین پر اُتارا۔ یہی وہ جزوِ رحمت ہے جس کی وجہ سے انسان، پرندے اور درندے باہم شفقت و رحمت کرتے ہیں، باقی ننانوے رحمتیں اس کے پاس قیامت کے دن اپنے بندوں کے لئے محفوظ ہیں۔‘‘ اسے امام ہیثمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُدْخِلُ مِنْ أُمَّةِ حَبِيْبِهِ ﷺ الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَمَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا

﴿اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کی امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے﴾

١/٢٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا، مُتَمَاسِكِيْنَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، وأيضاً في كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٦، الرقم: ٣٠٧٥، وأيضاً في كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٨، الرقم: ٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٥، الرقم: ٢٢٨٣٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔

آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوْهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو عدد میں سے کسی ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو (نسبت کی وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ اُن کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اُن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۲۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ۵/۲۳۹۶، الرقم: ۶۱۷۶، وأيضاً في كتاب: اللباس، باب: الْبُرُوْد والْحِبَرَة والشَّمْلَة، ۵/۲۱۸۹، الرقم: ۵۴۷۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/۱۹۷، الرقم: ۲۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۰۰، الرقم: ۹۲۰۲، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۹۲، الرقم: ۹۷۰، وإسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۴۔

اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد کا گروہ (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہو گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عکاشہ بن محصن نے اپنی اُون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِس کو اُن میں شامل فرما لے، پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨/٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ عليه السلام، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ:

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥۔

كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سابقہ اُمتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ کثیر تعداد تھی، کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا، کسی نبی کے ساتھ دس افراد تھے، اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد تھے، اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا، اُسی دوران میں نے ایک جمِ غفیر دیکھا تو پوچھا: جبرئیل! یہ میری اُمت ہے؟ اُس نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے عظیم جمِ غفیر دیکھا۔ اس نے کہا: یہ آپ کی اُمت ہے؟ ان میں سے پہلے ستر ہزار افراد بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے تھے۔ پس عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس پر تجھ سے پہل لے گیا ہے۔'' اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، —

يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِس کو اُن میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما (فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ) قَالَ: ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُوْنَ، فَتَنْجُوْ أَوَّلُ زُمْرَةٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا

.... الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٢، الرقم: ٨٠١٦، وابن راهويه في المسند، ١/١٤٣، الرقم: ٧٦، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٩٤، الرقم: ٩٧٤۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٧، الرقم: ١٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤٥، الرقم: ١٤٧٢١، ورواه مرفوعًا، وعبد الله بن أحمد بن حنبل في السنة، ١/٢٤٨، الرقم: ٤٥٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٢٥، الرقم: ٨٥١، إسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔٣٩٥۔

لَا يُحَاسَبُوْنَ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِکَ......

الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (سے طویل حدیث روایت ہے) فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مؤمنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو اِن سے متصل ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر یہ سلسلہ اِسی طرح جاری رہے گا۔'' اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي ﷻ فَوَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ، فَاسْتَزَدْتُ فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. فَقُلْتُ: أَي رَبِّ، إِنْ لَمْ يَكُنْ هَؤُلَاءِ مُهَاجِرِي أُمَّتِي؟ قَالَ: إِذَنْ أُكْمِلُهُمْ لَکَ مِنَ الْأَعْرَابِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب ﷻ سے سوال کیا تو اُس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری اُمت سے ستر

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم: ٨٧٠٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٩٥، الرقم: ٩٧٦، هذا إسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وقال: رجاله رجال الصحيح، وأورده العسقلاني في فتح الباري، ١١/٤١٠، وقال: سنده جيد۔

ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر وہ میری اُمت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تب میں اُن کو تیرے لئے دیہات کے رہنے والوں میں سے مکمل کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷/۳۲. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيْ رَبِّ، هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ، وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ...... الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اُوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۹۳، الرقم: ۲۳۳۳۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۱۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۶۸۔

اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اُٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے میں مشورہ طلب کیا کہ میں اُن سے کیا معاملہ کروں؟ میں نے عرض کیا: میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اِسی طرح عرض کیا۔ پس اللہ ﷻ نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری اُمت کے بارے غمگین نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار اُمتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار ہوں گے بغیر حساب کے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی اِسناد حسن ہے۔

۸/۳۳. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: في الشفاعة، ٤/ ٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد ﷺ، ٢/ ١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٠٣، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٥، الرقم: ٣١٧١٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، ٥٨٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، والعسقلاني في الإصابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (اپنی حسبِ شان جہنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩/٣٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنِسِ السُّلَمِيُّ: وَاللهِ، مَا أُوْلَئِکَ فِي أُمَّتِکَ إِلَّا کَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: کَانَ رَبِّي عزوجل قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٠، الرقم: ٢٢١٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٥٩، الرقم: ٧٢٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٨، وقال الألباني: إسناده صحيح ورجاله كلهم ثقات، والشيباني أيضاً في الآحاد والمثاني، ٢/٤٤٥، الرقم: ١٢٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٥، الرقم: ٥٤٧٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، وقال: هذا إسناد حسن، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَـلَاثَ حَثَيَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تو آپ کی اُمت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب ﷻ نے مجھ سے ستر (۷۰) ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے (یعنی اُن ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں سے ستر (۷۰) افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید تین چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلّو میری اُمت کے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا)۔''

اسے امام احمد، طبرانی، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے اور اس کی اِسناد قوی اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۳۵/ ۱۰. عَنْ عُتْبَةَ بنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ

۱۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢٣٢، الرقم: ٧٢٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ١٢٧، الرقم: ٣١٢، وأيضاً في الأوسط، ١/ ١٢٧، الرقم: ٤٠٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٩، ٤١٤۔

حِسَابٍ ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا (وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِيِّ قَالَ: ثُمَّ يَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ لِسَبْعِيْنَ أَلْفاً)، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَـلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: قَالَ الْحَافِظُ الضِّيَاءُ أَبُوعَبْدِ اللهِ الْمَقْدَسِيُّ فِي كِتَابِهِ 'صفة الجنة': لَا أَعْلَمُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ عِلَّةً.

''حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری اُمت کے ستر (۷۰) ہزار افراد کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر ہر ہزار ستر (۷۰) ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ بھر کر مزید ڈالے گا۔ اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اُن کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ اُن کے آباء و اجداد، امہات اور قبائل کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔''

اسے امام ابنِ حبان، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے کہ حافظ ضیاء الدین ابوعبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب 'صفة الجنة' میں لکھا ہے: میں اس اِسناد میں کوئی علت نہیں جانتا۔

٣٦/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٨/٦، الرقم: ٣١٧٣٩، والهناد بن السري في الزهد، ١٣٥/١، الرقم: ١٧٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣١١/٢، الرقم: ٣٤٠٧۔

(أي اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالَى) الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَکَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: لَکَ مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: فَإِنَّ لَکَ هَکَذَا وَهَکَذَا، فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ: حَسْبُنَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَکْرٍ، دَعْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ: يَا عُمَرُ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَنَّادُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی اُمت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اُس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی اُمت میں سے) ستر (۷۰) ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لئے اضافہ فرمائیں، فرمایا: آپ کی خاطر اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لئے مزید اضافہ فرمائیں، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے لئے اتنا کافی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو بکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لَپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کر دے)۔‘‘

بَابٌ فِي أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُدْخِلُ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

﴿اللہ تعالیٰ ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے﴾

١/٣٧. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي ﷻ، فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَالِکَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ستر (٧٠) ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اُن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور اُن کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ میں نے اپنے رب ﷻ سے زیادہ چاہا تو اُس نے (اپنے

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٦، الرقم: ٢٢، وأبو يعلى في المسند، ١/١٠٤، الرقم: ١١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣۔

ان مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے اُن میں سے) ہر ایک کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کا میرے لئے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (مقام) دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہوگا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندے اس پر فائز ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي هَكَذَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار ﷻ نے مجھے ایسے ستر (۷۰) ہزار اُمتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے اِس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اِس سے زیادہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر فرد کے ساتھ ستر، ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: کیا آپ نے اِس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اِس سے زیادہ چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اِتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لَپ بھر کر ڈالی)۔‘‘

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٧، الرقم: ١٧٠٦، والبزار في المسند، ٦/٢٣٤، الرقم: ٢٢٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣۔

اسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَانَ عَلَى كَثِيْبٍ، فَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: هَذَا وَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هَذَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْمَقْدَسِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ستر (٧٠) ہزار افراد ہوں گے۔ اُنہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ ریت کے ٹیلہ پر تھے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھری (اور اس میں اضافہ کر دیا)۔ اُنہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ اُسے اپنی رحمت سے دور فرمائے جو اِس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔‘‘

٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٤١٧، الرقم: ٣٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، وقال: هذا إسناد جيد ورجاله كلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السري وقد سُئل عنه ابن معين فقال: صالح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وقال: إسناده حسن۔

اسے امام ابو یعلی، مقدسی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اِس کی اسناد حسن ہے۔

٤٠/٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْهُمْ ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ، الْمَزِيْدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَاجِدًا، كَرِيْمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا، سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ، وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هَذَا؟ قَالَ: أُكَمِّلُ لَكَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمرو بن حزم ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام ﷺ کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ ﷺ سے اِس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار ﷻ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ستر (۷۰) ہزار اُمتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے اُن تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اُسے عطا فرمانے والا، عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا۔ پس اُس نے مجھے اِس ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ ستر، ستر ہزار عطا فرمائے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری اُمت اِس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اُس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کی گنواروں سے تکمیل کروں گا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٥٢، الرقم: ٢٦٨۔

٤١/٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ، مِثْلُ الْحَيَّيْنِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوَمَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَقُوْلُ مَا أُقَوَّلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ وَأَحَدُ أَسَانِيْدِ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

''حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص، جو کہ نبی نہیں ہوگا، کی شفاعت کے سبب دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا اُن دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعہ مضر کی طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: امام احمد کے رجال اور طبرانی کی اسانید میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے (بلند درجہ) رجال ہیں سوائے عبد الرحمٰن بن میسرہ کے، وہ ثقہ ہے۔

٤٢/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ،

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٢٢١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٤٣، الرقم: ٧٦٣٨، وأيضاً في مسند الشاميين، ٢/١٤٧، الرقم: ١٠٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٤٨۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة النار، ٢/١٤٤٦، الرقم: ٤٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٢،—

فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت حارث نے اُسی رات ہمیں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک اُمتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا اُمتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اُس کا ایک کونہ محسوس ہوگا۔‘‘

اسے امام ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح الاسناد ہے۔

.... وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٨١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٤٢، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٢٩٤، الرقم: ١٠٥٦۔

بَابٌ فِي مُضَاعَفَةِ اللهِ تَعَالَى رَحْمَتَهُ لِعِبَادِهِ فِي جَزَاءِ الْحَسَنَاتِ وَتَجَاوُزِهِ عَنِ الْخَوَاطِرِ وَالسَّيِّئَاتِ

﴿اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی نیکیوں کا اجر دوگنا کرنے اور اُن کے وساوس اور گناہوں سے درگزر کرنے کا بیان﴾

٤٣/١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِکَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من همّ بحسنة أو بسيّئة، ٥/٢٣٨٠، الرقم: ٦١٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ بسيّئة لم تكتب، ١/١١٨، الرقم: ١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٠، الرقم: ٢٨٢٨، وابن منده في الإيمان، ١/٤٩٤، الرقم: ٣٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧، الرقم: ٢١۔

نے اپنے رب ﷻ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور اُنہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اُسے کر نہ سکا تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اُس نے ارادہ کیا اور پھر اُسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک اور اُس سے بھی کئی گنا زیادہ کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اُسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اُس گناہ کے کرنے کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں صرف ایک برائی لکھتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٤، الرقم: ٧٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٠٥، الرقم: ٣٨٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٠٠، الرقم: ٣٣٦، والطبراني في مسند الشاميين، ١/٨٧، الرقم: ١٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٤٦، الرقم: ٨٠٨٧، والقزويني في التدوين، ١/٤٨٩، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/٧٤، الرقم: ١١٣٠، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٩.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اُس کی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اُس پر عمل نہ کر لے اور جب اُس پر عمل کر لے تو اُس کے برابر ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اُسے ترک کر دے تو اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اس پر عمل بھی نہ کیا ہو تب بھی اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اُس کے لئے دس گناہ سے سات سو گنا تک لکھو۔‘‘

اِسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ عزوجل: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اُس کے نامہ اعمال میں مت لکھو۔ پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس کے مطابق عمل کرے تو

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ بسيّئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم: ١٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١١٨١، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٨٧، الرقم: ٢٠٥٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٢، الرقم: ٧٢٩٤، وابن منده في الإيمان، ١/٤٩١، الرقم: ٣٧٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٧١، الرقم: ٦٢٨٢۔

دس نیکیاں لکھ دو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے اور اُس پر عمل نہیں کرتا تو میں اُس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کر لیتا ہے تو میں اُس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں۔ جب وہ گناہ کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو میں اُسے نہیں لکھتا اور اگر اس گناہ پر عمل کرے تو صرف ایک گناہ ہی لکھتا ہوں۔‘‘ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ بسيّئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم: ١٢٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٥، الرقم: ٧٦٢٤، وقال هذا حديث صحيح الإسناد، وابن منده في الإيمان، ١/٤٩٣، الرقم: ٣٧٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٣، الرقم: ٤٤٦٣، وزين الدين في الاتحافات السنية، ١/١٨، الرقم: ٢١۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إذا همّ العبد بحسنة كتبت وإذا همّ بسيّئة لم تكتب، ١/١١٧، الرقم: ١٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ٨١٥١، وهمّام بن ـــ

اللهُ عزوجل: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ، ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيْدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ: ارْقُبُوْهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللهَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ کسی نیکی کے لئے دل میں سوچتا ہے تو وہ اس نیکی کو ابھی کرتا نہیں کہ میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور جب وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں۔ اور جب وہ کسی گناہ کے لئے سوچتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے میں بخش دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اس کا ایک گناہ ہی لکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیرا فلاں

منبه الصنعاني في الصحيفة، ١/٤١، الرقم: ٥٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٨١، الرقم: ٢٤٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٠٣، الرقم: ٣٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٨٩، الرقم: ٧٠٤٥، وأبو نعيم في مسند المستخرج، ١/١٩٨، الرقم: ٣٣٥، وابن حزم في المحلى، ١/١٨۔

بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اِس بات کا خوب علم ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: انتظار کرو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر گناہ نہ کرے تو اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے گناہ کو صرف میرے خوف کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صدقِ دل سے اسلام قبول کرتا ہے تو اُس کی ایک نیکی کو دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے اور اُس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے آ ملتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذِّكر والدّعاء والتّوبة والاستغفار، باب: فضل الذِّكر والدّعاء والتّقرب إلى الله تعالى، ٢٠٦٨/٤، الرقم: ٢٦٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ١٢٥٥/٢، الرقم: ٣٨٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٥، الرقم: ٢١٣٩٨، والبزار في المسند، ٣٩٩/٩، الرقم: ٣٩٩١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٦/٥، وابن المبارك في الزهد، ٣٦٦/١، الرقم: ١٠٣٥، والنووي في رياض الصالحين، ١٢٤/١، الرقم: ١٢٤۔

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اُسے اُس کی مثل دس گنا اجر ملتا ہے اور میں مزید اَجر دیتا ہوں۔ جو شخص ایک برائی کرتا ہے اُسے صرف ایک برائی کی سزا ملتی ہے، یا میں اُسے بھی معاف کر دیتا ہوں اور جو بقدر ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں اُس سے بقدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے بقدر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اُس سے بقدر چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اُس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں اور جو شخص تمام روئے زمین کے برابر گناہ کر کے مجھ سے ملے اور اس نے شرک نہ کیا ہو تو میں اُس سے اُتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔‘‘

اسے امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي نُزُوْلِهِ تَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا وَنَدَائِهِ لِلْعِبَادِ

﴿اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانے اور اپنے بندوں کو نداء دینے کا بیان﴾

٤٩/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر رات اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ تو وہ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اس کی مغفرت کروں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء نصف الليل، ٥/٢٣٣٠، الرقم:٥٩٦٢، وأيضًا في كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٢٩، والعيني في عمدة القاري، ٧/١٩٩۔

٢/٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا ﷻ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات (اپنی حسب شان) آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے۔ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو پکارتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے معافی چاہے کہ میں اسے بخش دوں؟‘‘ اسے امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣/٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ إِلَى

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الدعاء في الصلاة من آخر الليل، ١/٣٨٤، الرقم: ١٠٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه، ٥/٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٨، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الرد على الجهمية، ٤/٢٣٤، الرقم: ٤٧٣٣، والدارمي في السنن، ١/٤١٣، الرقم: ١٤٧٩، والربيع في المسند، ١/٢٠٢، الرقم: ٥٠١۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ١/٥٢٢، الرقم: ٧٥٨، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في ـــ

السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنی شان کے لائق) آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے مانگنے والا کہ جسے میں عطا کروں، کوئی ہے دعا کرنے والا کہ جس کی دعا میں قبول کروں، کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا کہ جسے میں بخش دوں حتیٰ کہ اِسی طرح صبح ہو جاتی ہے۔‘‘

٥٢/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى

------- نزول الرّبّ ﷻ إلى السماء الدنيا كل ليلة، ٢/٣٠٧، الرقم: ٤٤٦، وقال أبو عيسى: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٦، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/٦٩، الرقم: ٣٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعا والذكر، ١/٥٢٢، الرقم: ٧٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٢٣، الرقم: ١٠٣١٢، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/٣٣٩، الرقم: ٤٧٨، والطبراني في الدعاء، ١/٦٣، الرقم: ١٤٦، والبيهقي في فضائل الأوقات، ١/١٦٨، الرقم: ٥١۔

يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف یا اُس کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ جس کی دعا میں قبول کروں، کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ جسے میں بخش دوں حتیٰ کہ اِسی طرح صبح ہو جاتی ہے۔'' اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَنْزِلُ اللهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نصف یا تہائی رات گزر جانے کے بعد آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُس کی دعا قبول کروں یا مجھ سے سوال کرے اور میں اُسے عطا کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُس ذات کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہوگی نہ کسی پر ظلم کرے گی۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٢، الرقم: ٧٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢، الرقم: ٤٤٢٨، وأبو عوانة في المسند، ١/١٢٧، الرقم: ٣٧٧، ٣٧٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/٢٦١.

٥٤/٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اُس میں یہ اضافہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے اُس کو کون قرض دے گا جو نہ کبھی فنا ہو گا اور نہ کبھی ظلم کرے گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٥/٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہلت دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٢، الرقم: ٧٥٨۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٢٤، الرقم: ١٠٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤، الرقم: ١١٣١٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٧٢، الرقم: ٨٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٢، الرقم: ٢٩٥٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٤٤، الرقم: ١٩٦٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٧٠، الرقم: ٩٢٧، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٦٨۔

حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا! کوئی ہے توبہ کرنے والا! کوئی ہے سوال کرنے والا! کوئی ہے دعا کرنے والا! حتیٰ کہ فجر کی پو پھوٹ پڑتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥٦/٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِکُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِکَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ ﷻ حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَهُوَ أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ کی (خاص) رحمت، رات کی پہلی تہائی کے آخر تک اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اُسے قبول کروں؟ کون ہے

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في نزول الرّبّ ﷻ إلى السماء الدنيا كلّ ليلة، ٢/٣٠٧، الرقم: ٤٤٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٠١، الرقم: ٩٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٢٥، الرقم: ١٠٣١٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٤٠، الرقم: ٧٥٢۔

جو مانگے اُسے عطا کروں، کون ہے جو بخشش مانگے میں اُسے بخش دوں؟ اور صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حبان نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔'' اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

٩/٥٧ . عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ: أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ حُمَيْدٍ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ٣/١١٦، الرقم: ٧٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم: ١٣٨٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٣٧، الرقم: ١٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٧٩، الرقم: ٣٨٢٥، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/١٣٠، الرقم: ٢٨، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٩٣، الرقم: ٥٠٥۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ اُس کی شایانِ شان ہے) اُترتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٥٨/ ١٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اِس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمانِ دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں، کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اُسے رزق دوں، کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اُسے عافیت دوں۔ اِسی طرح صبح تک ندا بلند ہوتی رہتی ہے۔'' اِس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم: ١٣٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٧٨، الرقم: ٣٨٢٢، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/١٢٢، الرقم: ٢٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٣/٨٤، الرقم: ١٨٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٥٩، الرقم: ١٠٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٤، الرقم: ١٥٥٠۔

٥٩/ ١١. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا **قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ** ﷺ **ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْکِ وَرَسُوْلُهُ قَالَتْ: قَدْ قُلْتُ: وَمَا بِي ذَلِکَ وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّکَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعَرِ غَنَمِ كَلْبٍ.** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْه.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (بستر مبارک پر موجود) نہ پایا، میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی، دیکھا تو آپ ﷺ جنت البقیع میں تھے۔ آپ ﷺ کا سر آسمان کی جانب اُٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو اِس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ تجھ پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا تھا کہ آپ دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمانِ دنیا کی جانب نزول فرما ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش فرماتا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن راھویہ نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/ ٤٤٤، الرقم: ١٣٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٣٨، الرقم: ٢٦٠٦٠، وابن راهويه في المسند، ٢/ ٣٢٦، الرقم: ٨٥٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٤٣٧، الرقم: ١٥٠٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ١٩٣، الرقم: ٥٠٥، والسّيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٤٠٢۔

۱۲/۶۰. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو (آسمان دنیا پر) ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/۴۴۵، الرقم: ۱۳۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۴۸۱، الرقم: ۵۶۶۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۳۶، الرقم: ۶۷۷۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۲۲۴، الرقم: ۵۱۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۲۷۲، الرقم: ۶۶۲۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸/۲۳۵۔

بَابٌ فِي رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى لِجَمِيعِ الْخَلْقِ حَتَّى الْعُصَاةِ وَالْمُذْنِبِيْنَ

﴿تمام مخلوق یہاں تک کہ عاصیوں اور گنہگاروں کے لئے بھی رحمتِ الٰہی کا بیان﴾

١/٦١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو آپ ﷺ کے پاس اُس وقت ایک صحابی اَقرع بن

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رَحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمة والعيال وتواضع هو فضل لك، ٤/١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٤٦، الرقم: ٩١، ٩٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٢، الرقم: ٣٤١٩۔

حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے (یہ دیکھ کر) وہ بولے: (یا رسول اللہ!) میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/٦۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا، فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسین علیہ السلام کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے آج تک اُن میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا (پیار بھرا برتاؤ) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘

اِسے امام بخاری اور ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في قبلة الرَّجل ولده، ٤/٣٥٥، الرقم: ٥٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٤٦، الرقم: ٩١۔

٣/٦٣. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٤. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عزوجل. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ عزوجل رحم نہیں کرے گا۔''

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تبارك وتعالى: قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن، ٦/٢٦٨٦، الرقم: ٦٩٤١، وأيضًا في الأدب المفرد، ١/٤٨، الرقم: ٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم: ٢٥٣٥٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٦٦، الرقم: ٨٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤١، الرقم: ١٧٦٨٢۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: رحمته الصبيان والعيال، ٤/١٨٠٩، الرقم: ٢٣١٩، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٤٨، الرقم: ٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم: ٢٥٣٥٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٦٦، الرقم: ٨٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤١، الرقم: ١٧٦٨٢۔

٦٥/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند فرماتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٦/٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **يَا عَائِشَةُ، إِنَّ**

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الرِّفْقِ في الأمر كُلِّهِ، ٥/٢٢٤٢، الرقم: ٥٦٧٨، وأيضًا في كتاب: الاستئذان، باب: كيفَ الرّدُّ على أهل الذِّمّةِ بالسّلامِ، ٥/٢٣٠٨، الرقم: ٥٩٠١، وأيضًا في كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، ٥/٢٣٤٩، الرقم: ٦٠٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: السّلام، باب: النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ٤/١٧٠٦، الرقم: ٢١٦٥، والترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان عن رسول اللّه ﷺ، باب: ما جاء في التسليم على أهل الذّمة، ٥/٦٠، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٢، الرقم: ١٠٢١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/١١، الرقم: ٩٨٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٧، الرقم: ٢٤١٣٦، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٦٤، الرقم: ٤٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٧٨، الرقم: ٤٠٤٧ـ

٦/٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: إِذَا عرَّضَ الذِّمِّيُ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُصَرِّح نحو قوله: السّام عليكم، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم في ـــ

اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.

٦٧/٧. وفي رواية: إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ وَيُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٨/٨. عَنْ جَرِيْرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ

.... الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرّفق، ٢٠٠٣/٤، الرقم: ٢٥٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الرفق، ٢٥٤/٤، الرقم: ٤٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ١٢١٦/٢، الرقم: ٣٦٨٨، ومالك في الموطأ، ٩٧٩/٢، الرقم: ١٧٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١٢/١، الرقم: ٩٠٢۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ٢٠٠٣/٤، الرقم: ٢٥٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الرفق، ٢٥٥/٤، الرقم: ٤٨٠٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ١٢١٦/٢١، الرقم: ٣٦٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٢/٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٨/٢، الرقم: ٥٩٨۔

الْخَيْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جریر ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہو گیا۔‘‘

اسے امام مسلم، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹/۶۹. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم فرمائے گا۔ رحم، رحمٰن سے مشتق ہے۔ جو اِس کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اُسے ملائے گا اور جو اُسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ سے اُس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی تمام اسانید صحیح ہیں۔

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في رحمة الناس، ۴/۳۲۳، الرقم: ۱۹۲۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۱۴، الرقم: ۲۵۳۵۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۶۰، الرقم: ۶۴۹۴، والحاكم في المستدرك، ۴/۱۷۵، الرقم: ۷۲۷۴۔

۷۰/۱۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ. ارْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔‘‘

اسے امام ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابن قدامہ نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱/۱۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلْبٌ

۱۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الرحمة، ۲۸۵/٤، الرقم: ٤۹٤۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۱٤/٥، الرقم: ۲٥۳٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤۱/۹، الرقم: ۱۷٦۸۳، وأيضًا في شعب الإيمان، ٤۷٦/۷، الرقم: ۱۱۰٤۸، وابن قدامة في إثبات صفة العلو، ٤٥/۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۸۸/۲، الرقم: ۳۳۲۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱٤۰/۳، الرقم: ۳٤۱۲۔

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: حديث الغار، ۱۲۷۹/۳، الرقم: ۳۲۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ۱۷٦۱/٤، ـــ

يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مر جائے گا۔ اِسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا اُدھر سے گزر ہوا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرما دی گئی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٧٢. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ: لَا قَالُوْا: تَذَكَّرْ قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوْا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ. قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: تَجَوَّزُوْا عَنْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

--------- الرقم: ٢٢٤٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤/٨، الرقم: ١٥٥٩٧، والنووي في رياض الصالحين، ٥٠/١، الرقم: ٥٠، والعيني في عمدة القاري، ٥٤/١٦، الرقم: ٧٦٤٣۔

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: فضل إنظار المعسر، ١١٩٤/٣، الرقم: ١٥٦٠، والنسائي في السنن، كتاب: البيوع، باب: حسن المعاملة والرفق في المطالبة، ٣١٨/٧، الرقم: ٤٦٩٤، وأيضا في السنن الكبرى، ٦٠/٤، الرقم: ٦٢٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦١/٢، الرقم: ٨٧١٥، والدارمي في السنن، ٣٢٤/٢، الرقم: ٢٥٤٦۔

''حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتوں کے ایک شخص کا واقعہ ہے کہ (مرنے کے بعد) فرشتے اُس کی روح سے ملے اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کرو، اُس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ مفلس کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا، اللہ ﷻ نے فرمایا: (اے فرشتو!) تم بھی اِس سے درگزر کرو۔''

اسے امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۷۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی۔ اُس نے اُسے باندھ رکھا تھا لیکن نہ اُسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔''

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: خمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم، ۳/۱۲۰۵، الرقم: ۳۱٤۰، والنسائي في السنن، كتاب: الكسوف، باب: نوع آخر، ۳/۱۳۷، الرقم: ۱٤۸۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ۲/۱٤۲۱، الرقم: ٤۲٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۲۸٤، الرقم: ۲۰٥٤۹۔

٧٤/ ١٤.　عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی، اُس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا، اُس کو نہ کھلایا، نہ پلایا اور نہ ہی اُس کو آزاد کیا کہ وہ حشرات الارض کو کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بلی کمزوری کی وجہ سے مر گئی۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧٥/ ١٥.　عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذى، ٤/ ٢١١٠، والنسائي في السنن، كتاب: الكسوف، باب: نوع آخر، ٣/ ١٣٧، الرقم: ١٤٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/ ١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/ ٢٨٤، الرقم: ٢٠٥٤٩.

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المساقاة، باب: فضل سقي الماء، ٢/ ٨٣٣، الرقم: ٢٢٣٤، وأيضًا في كتاب: المظالم والغضب، باب: الآبار على الطرق إذا لم يتأذ بها، ٢/ ٨٧٠، الرقم: ٢٣٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما يؤمر به من القيام على الدّواب والبهائم، ٣/ ٢٤، الرقم: ٢٥٥٠، ومالك في الموطأ، ٢/ ٩٢٩، الرقم: ١٦٦١.

بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس نے دل میں کہا کہ اِسے بھی اُسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پانی پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کی وجہ سے بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور مالک نے روایت کیا ہے۔

۱٦/۷٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ

۱٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ٤/١٧٦١، الرقم: ٢٢٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٧، الرقم: ١٠٧١٠، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٤/٢٤٢۔

مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں شدید پیاس لگی، اُس نے ایک کنواں دیکھا تو اُس کنویں میں اُتر کر پانی پیا، جب وہ کنویں سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اور ہانپ رہا ہے، اُس شخص نے سوچا اِس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو (کچھ دیر قبل) میری ہو رہی تھی، پس وہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اُس موزے کو منہ سے پکڑ کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اِن جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے میں اَجر ہے (یعنی ہر زندہ سے نیکی کرنے پر اجر ملتا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧٧/١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ٤/١٧٦١، الرقم: ٢٢٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٧، الرقم: ١٠٥٩١، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٢٣، الرقم: ٦٠٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/١١٠، الرقم: ٣٨٦، وابن عبد البر في التمهيد، ١٤/٢٣٤، وأيضًا في الاستذكار، ٨/٤٩٨، وابن قتيبة في غريب الحديث، ٢/٣٤٠۔

كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دنوں میں ایک کتے کو ایک کنویں کے گرد چکر لگاتے دیکھا جس کی پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکلی ہوئی تھی، اُس عورت نے اپنے موزے میں پانی لے کر اُس کتے کو پانی پلایا، تو اُس کی بخشش کر دی گئی۔''

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧٨/١٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيْحَةَ عَصْفُوْرٍ رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک چڑیا کو ذبح کرتے وقت بھی رحم کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے بخش دے گا۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ''الادب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣٤/٨، الرقم: ٧٩١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٢/٧، الرقم: ١١٠٧٠، والبخاري في الأدب المفرد، ١٣٨/١، الرقم: ١٨١۔

۱۹/۷۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۸۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَقَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً حَيَّةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ رکھا تھا اور اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، آپ ﷛ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔'' اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۸۱. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷛ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ

۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹٦، والنسائي في السنن، كتاب: الضحايا، باب: النهي عن المجثمة، ۷/۲۳۸، الرقم: ٤٤٤٢، والدارمي في السنن، ۲/۱۱۳، الرقم: ۱۹۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/٤۳٤، الرقم: ۵٦۱۷۔

۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۳، الرقم: ٤٦۲۲۔

۲۱: أخرجه الدّارمي في السنن، ۲/۱۱۳، الرقم: ۱۹۷۳، والحاكم في المستدرك، ٤/۲٦۱، الرقم: ۷۵۷۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/۲۹٦، —

رضي الله عنهما فِي طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا غِلْمَةٌ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ فَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما کے ساتھ مدینہ کی ایک راہ پر جا رہا تھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لڑکے ایک مرغی کو باندھے اُس پر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی الله عنهما نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ (یہ سن کر) لڑکے بھاگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

٢٢/٨٢. عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوْبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ

.... والمناوي في فيض القدير، ٦/٣٨٨۔

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣/١٠٠، الرقم: ٢٨١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧١، الرقم: ١٢٧٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٦، الرقم: ١٧٩٠٨۔

أَنَسٌ ﵁: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس ﵁ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا پس اُنہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس ﵁ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

اسے امام بخاری اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۸۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيْهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوْا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما، حضرت یحیٰ بن سعید کے پاس گئے تو حضرت یحیٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اُسے پتھر مار رہا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما نے اُس کے پاس جا کر اُسے آزاد کیا۔ پھر مرغی اور اُس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحیٰ بن سعید کے پاس گئے اور فرمایا: اپنے لڑکے کو تنبیہ کریں

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٤، الرقم: ٥٦٨٢، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥٣، الرقم: ٧٧٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٣٤، الرقم: ١٩٢٦٨۔

کہ پرندے کو اِس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٤/٢٤. **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ** رضي الله عنهما **تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما کو دیکھا تو منتشر ہوگئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما نے دریافت فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨٥/٢٥. **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ** رضي الله عنهما

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٢٢٩، الرقم: ٤١٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٦٢، الرقم: ١٣٦٧، والعسقلاني في الوقوف على الموقوف، ١/١٠٥، الرقم: ١٣٤۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيد، والذبائح وما يؤكل من ـــ

بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما کا قریش کے چند جوانوں پر گذر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور اُنہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اُس کو کچھ دے گا، جب اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا: جو شخص اِس طرح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلا شبہ اُس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٨٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: نَزَعَ

.... الحيوان، باب: النهي عن صبر البهائم، ٣/١٥٥٠، الرقم: ١٩٥٨، والترمذي في السنن، كتاب: الصيد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ٤/٧٢، الرقم: ١٤٧٥، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن، كتاب: الضحايا، باب: النهي المجثمة، ٧/٢٣٩، الرقم: ٤٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الذبائح، باب: النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ٢/١٠٦٣، الرقم: ٣١٨٧۔

٢٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في إماطة الأذى عن الطريق، ٤/٣٦٢، الرقم: ٥٢٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٦، ـــ

رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ وَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوْعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی تھی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے سے ہٹانے کے۔ شاید اُسے کسی نے درخت سے کاٹ کر پھینک دیا تھا یا کسی اور وجہ سے گری پڑی تھی۔ اُس کا اُسے (لوگوں کی) تکلیف کے باعث راہ سے ہٹانا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایااور اُس کی وجہ سے اُسے جنت میں داخل فرما دیا۔'' اسے امام ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٨٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔''

الرقم: ٧٨٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٩٧، الرقم: ٥٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٧٦، الرقم: ٣١٣٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٩٩، الرقم: ٤٢٧٦۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذبائح والصيد، باب: ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٧، الرقم: ١٨٧٦٢،١٨٧٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/٨٥، الرقم: ٤٧٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٤٨١، الرقم: ٢٢٣٢١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٣٧، الرقم: ٢١١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٢٤، الرقم: ٣٨٧٢۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨٨/٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو چڑیا پر بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِسے اِس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ (کو پیدا کرنے والے اس) کے رب کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔‘‘

اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في كراهية حرق العدو بالنار، ٣/٥٥، الرقم: ٢٦٧٥، وأيضًا في كتاب: الأدب، باب: في قتل الذر، ٤/٣٦٧، الرقم: ٥٢٦٨، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٠٧، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣٦٧، الرقم: ٣٦٧۔

٨٩/٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهِيَ تَصِيْحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چَنڈُول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چَنڈُول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کس نے اِس چَنڈُول کو اِس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٩٠/٣٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْزِلًا

٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٢٦٧، الرقم: ٧٥٩٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٣٢١، والهناد في الزهد، ٢/٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧، والجزري في النهاية، ٤/١٢١۔

٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ٣٧٦٣، والطيالسي في المسند، ١/٤٦، الرقم: ٣٤٥، والفاكهي في أخبار مكة، ٥/١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٤١۔

فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلَى قَرْيَةِ نَمْلٍ إِمَّا فِي الْأَرْضِ وَإِمَّا فِي شَجَرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّكُمْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: اطْفُهَا اطْفُهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، پس آپ ﷺ اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، دیکھا کہ کسی شخص نے زمین پر یا ایک درخت پر چیونٹیوں کے بل میں آگ لگا رکھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: یا رسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے بجھاؤ، اِسے بجھاؤ۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اِسے امام احمد نے صحیح رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣١/٩١. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي. فَقَالَ: وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: من اعترف على نفسه بالزنى، ٣/١٣٢١، الرقم: ١٦٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٧٦، الرقم: ٧١٦٣، والدار قطني في السنن، ٣/٩١، الرقم: ٣٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/١٣٤، الرقم: ٦٢٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١١٧، الرقم: ٤٨٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢١٤، الرقم: ١٦٧٠٥۔

رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ: طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ: فِيْمَ أُطَهِّرُكَ فَقَالَ: مِنَ الزِّنَى فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبِهِ جُنُوْنٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ. فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَزَنَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ. قَالَ: فَلَبِثُوْا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: فَقَالُوْا: غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ. قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ: وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوْبِي إِلَيْهِ. فَقَالَتْ: أَرَاكَ تُرِيْدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ. قَالَ: وَمَا ذَاكِ؟ قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَى. فَقَالَ: أَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَقَالَ لَهَا: حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ. قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ. فَقَالَ: إِذًا لَا نَرْجُمُهَا

وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللهِ. قَالَ فَرَجَمَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو، انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا، حتی کہ چوتھی بار ان کے کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: کیا ان کا دماغ خراب ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں وہ پاگل نہیں ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہوکر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر آپ ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا، بعد میں حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہو گئیں، بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے کیونکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو، تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سلام کرنے کے بعد بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لئے استغفار کرو، صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ غامد سے جو ازد کی شاخ ہے ایک عورت آئی

اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ کہنے لگی میرا خیال ہے کہ آپ مجھے بھی اسی طرح واپس کر رہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ زنا سے حاملہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود؟ اس نے عرض کیا: جی! آپ ﷺ نے فرمایا: تم وضع حمل تک رک جاؤ۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی حتی کہ اس کا وضع حمل ہوگیا، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر وہ (انصاری) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ غامدیہ کا وضع حمل ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس حال میں اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کا بچہ چھوٹا ہو اور اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو، پھر ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے دودھ پلوانا میرے ذمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔''

اسے امام مسلم، نسائی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٩٢. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: من اعترف على نفسه بالزنى، ٣/١٣٢٤، الرقم: ١٦٩٦، والدارمي في السنن، ٢/٢٣٥، الرقم: ٢٣٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١١٧، الرقم: ٤٨٤٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٤/٣٢٥، الرقم: ٧٦٥٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٧/٢٨٠، وابن حزم في المحلى، ١١/١٢٧۔

فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيّ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ وہ زنا سے حاملہ تھی، اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے لائق حد جرم کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کی اچھی طرح نگہداشت کرنا اور جب اس کا وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے کپڑے کس کر باندھنے کا حکم دیا (تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو) پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں حالانکہ یہ زانیہ ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو گی، اور کیا تم نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس (توبہ کرنے والے) نے اللہ کے لئے اپنی جان دے دی ہو!''

اسے امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التّخریج

١. **القرآن الحكيم۔**

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤۔١٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔** بیروت، لبنان: دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٤. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوة۔** ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٥. البانی، محمد ناصر الدین (١٣٣٣۔١٤٢٠ھ/١٩١٤۔١٩٩٩ء)۔ **سلسلة الأحاديث الصحيحة۔** عمان، المکتب الاسلامی۔

٦. البانی، محمد ناصر الدین (١٣٣٣۔١٤٢٠ھ/١٩١٤۔١٩٩٩ء)۔ **ظلال الجنة في تخريج السنة لابن أبي عاصم۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٧. اندلسی، عمر بن علی بن احمد الوادیاشی (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ **تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٨. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

۹. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۱. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/ ۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱٤۰۹ھ۔

۱۲. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤۳٦-۵۱٦ھ/ ۱۰٤٤-۱۱۲۲ء)۔ شرح السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱٤۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۱۳. بقاعی، برہان الدین ابی الحسن ابراھیم عمر (۸٦۵ھ/ ۱٤۸۰ء)۔ نظم الدرر في تناسب الآیات والسور۔ حیدر آباد دکن، انڈیا: دائرہ المعارف العثمانیہ، ۱٤۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء۔

۱٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤۵۸ھ/ ۹۹٤-۱۰٦٦ء)۔ الأربعون الصغری۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱٤۰۸ء۔

۱۵. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤۵۸ھ/ ۹۹٤-۱۰٦٦ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱٤۰۱ھ۔

۱٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤۵۸ھ/ ۹۹٤-۱۰٦٦ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤۵۸ھ/ ۹۹٤-

۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ فضائل الأوقات۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۲. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۳. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۴. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنتقی من السنن المسندۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۵. جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۶. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (۵۴۴۔۶۰۶ھ)۔ **النهاية في غريب الأثر**۔ بیروت، لبنان: المكتبة العلمية، ۱۳۹۹ھ۔

۲۷. ابن الجعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۸. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۲۹. جهضمی، ابن اسحاق، اسماعیل بن اسحاق المالکی (۱۹۹۔۲۸۲ھ)۔ **فضل الصلاة على النبي** ﷺ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دار المدینہ المنورہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء۔

۳۰. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔صیدا، المکتبۃ العصریہ۔

۳۱. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۲. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دارالباز للنشر و التوزیع۔

۳۳. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹۵ھ۔

٣٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠ـ٣٥٤ھ/ ٨٨٤ـ ٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٣٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٣٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٣٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

٣٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٣٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ ١٤٤٩ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٤٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ـ۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲ـ۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/

١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ لسان الميزان۔ بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ المطالب العالية۔ بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ھ/ ١٩٧٨ء۔

٤٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣ـ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢ـ١٤٤٩ء)۔ الوقوف على الموقوف۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

٤٤. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعيد أندلسی (٣٨٤ـ٤٥٦ھ/ ٩٩٤ـ ١٠٦٤ء)۔ حجة الوداع۔ الرياض، سعودی عرب: بيت الأفكار الدولية، ١٩٩٨ء۔

٤٥. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعيد أندلسی (٣٨٤ـ٤٥٦ھ/ ٩٩٤ـ ١٠٦٤ء)۔ المحلٰی۔ بيروت، لبنان: دار الآفاق الجديدة۔

٤٦. حسام الدين ہندی، علاء الدين علی متقی (٩٧٥ھ)۔ کنز العمال۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٤٧. حسينی، ابراہيم بن محمد (١٠٥٤ـ١١٢٠ھ)۔ البيان والتعريف۔ بيروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٤٨. حکيم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشير۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٩٩٢ء۔

٤٩. حموی، ابو عبد اللہ ياقوت بن عبد اللہ (٦٢٦ھ)۔ معجم البلدان۔ بيروت، لبنان: دار الفکر۔

٥٠. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٥١. حنبلی، شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الھادی (۷٤٤ھ)۔ تنقیح تحقیق أحادیث التعلیق۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء۔

٥٢. ابن حیان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷٤۔ ۳٦۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱٤۱۲ھ۔

٥٣. ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابو محمد (۲۷٤۔۳٦۹ھ)۔ العظمۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱٤۰۸ھ۔

٥٤. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲٤ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٥٥. خطابی، ابو سلیمان حمد بن محمد بن إبراہیم البستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ غریب الحدیث۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: جامعۃ أم القریٰ، ۱٤۰۲ھ۔

٥٦. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ٤٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٧. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ٤٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱٤۰۷ء۔

٥٨. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷٤۱ھ)۔ مشکاۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱٤۲٤ھ/ ۲۰۰۳ء۔

٥٩. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳٤۔ ۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔

ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

٦٠. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔ ۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔ ۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٦١. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔ ۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

٦٢. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔ ۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٦٣. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸۔ ۲۸۱ھ)۔ **الأولیاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٦٤. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی (۲۰۸۔ ۲۸۱ھ)۔ **العیال**۔ الدمام، سعودی عرب: دار ابن القیم، ۱۴۱۰ھ۔

٦٥. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔ ۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٦٦. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٦٧. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٦٨. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ)۔ **الکبائر**۔ بیروت، لبنان، دار الندوہ الجدیدہ۔

٦٩. الرازی، تمام بن محمد ابو القاسم(٣٣٠ـ٤١٤ھ)ـ **الفوائد**ـ الریاض: مکتبۃ الرشد، ١٤١٢ھـ

٧٠. ابن راہویہ، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (١٦١ـ٢٣٧ھ/ ٧٧٨ـ٨٥١ء)ـ **المسند**ـ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ءـ

٧١. زرعی، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١ـ٧٥١ھ)ـ **حاشیۃ ابن قیم**ـ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ءـ

٧٢. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥ـ١١٢٢ھ/١٦٤٥ـ١٧١٠ء)ـ **شرح المواهب اللدنية**ـ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ءـ

٧٣. زمخشری، جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٢٧ـ٥٣٨ھ)ـ **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل**ـ قاهره، مصر: ١٣٧٣ھ/ ١٩٥٣ء

٧٤. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)ـ **تخريج الأحاديث والآثار**ـ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھـ

٧٥. زیلعی، ابومحمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)ـ **نصب الراية لأحاديث الهداية**ـ مصر، دارالحدیث، ١٣٥٧ھـ

٧٦. زین الدین، عبد الرؤوف بن تاج العارفین ابن علی بن زین العابدین(١٠٣١ھ)ـ **الاتحافات السنية بالأحاديث القدسية**ـ بیروت، لبنان: مکتبہ، مؤسسۃ الرسالہـ

٧٧. سرایا، محمد بن محمد بن علی بن ھمام بن راجی اللہ بن داود(٦٧٧ـ٧٤٥ھ)ـ**سلاح**

المؤمن في الدعاء۔ دمشق/ لبنان: دار ابن کثیر، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۷۸. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸۔ ۲۳۰ھ/ ۷۸٤۔ ۸٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۷۹. سمہودی، نور الدین علی بن احمد المصری (۹۱۱ھ)۔ **وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی** ﷺ۔ مصر: مطبعۃ السعادۃ، ۱۳۷۳ھ/ ۱۹٥٤ء۔

۸۰. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (۲۸٤۔ ۳٦٤ھ)۔ **عمل الیوم و اللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۲٥ھ/ ۲۰۰٤ء۔

۸۱. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱٤٤٥۔ ۱٥۰٥ء)۔ **الجامع الصغیر في أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۲. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱٤٤٥۔ ۱٥۰٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۸۳. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱٤٤٥۔ ۱٥۰٥ء)۔ **الدیباج علی صحیح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱٤۱٦ھ/ ۱۹۹٦ء۔

۸٤. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱٤٤٥۔ ۱٥۰٥ء)۔ **شرح علی سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ۱٤۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء۔

۸٥. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱٥۰۔ ۲۰٤ھ/ ۷٦۷۔ ۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٨٦. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٢ھ/ ١٩٨٢ء

٨٧. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

٨٨. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٨٩. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٩٠. صالحی، ابوعبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (٩٤٢ھ/١٥٣٦ء)۔ **سبل الھدی والرشاد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٩١. صنعانی، محمد بن إسماعیل الامیر (م ٧٧٣۔ ٨٥٢ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي، ١٣٧٩ھ۔

٩٢. ضیاء مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری حنبلی (٥٦٩۔٦٤٣ھ/١١٧٣۔١٢٤٥ء)۔ **فضائل الأعمال**۔ القاھرہ، مصر: دار الغد العربي۔

٩٣. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٩٤. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٩٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٩٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٩٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٩٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٩٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٠٠. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تاريخ الأمم والملوك**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٠١. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تهذيب الآثار**۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ المدنی۔

١٠٢. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البيان عن تأويل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٠٣. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۰۴. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۰۵. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الأوائل**۔ الکویت: دار الخلفاء للکتاب۔

۱۰۶. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱۰۷. عبد الاعلی بن مسہر بن عبد الاعلی ابومسہر (۱۴۰۔ ۲۱۸ھ)۔ **نسخة أبی مسھر**۔ طنطا: مکتبہ دار الصحابہ، ۱۴۱۰ھ۔

۱۰۸. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔ ۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۰۹. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔ ۱۰۷۱ء)۔ **التمھید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۱۰. عبد بن حمید، ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۱۱. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱۲. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔

۱۰۷۱ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰ء۔

۱۱۳. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔ ۳۶۵ھ)۔ **الکامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۱۴. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینۃ دمشق (المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۱۵. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۱۶. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۱۷. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ **عمدۃ القاري شرح علی صحیح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۱۱۸. ابن غطریف، محمد بن احمد الجرجانی (۳۷۷ھ)۔ **جزء ابن غطریف**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

۱۱۹. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/۸۸۵ء)۔ **أخبار مکۃ في قدیم الدهر وحدیثہ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۴۱۴ھ۔

۱۲۰. فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۱. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (۲۷۷ھ)۔ **المعرفة والتاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۲۲. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۱۲۳. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ**۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

۱۲۴. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **مشارق الأنوار**۔ المکتبۃ العتیقۃ ودار۔

۱۲۵. ابن قانع، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ۱۴۱۸ھ۔

۱۲۶. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳۔۲۷۶ھ)۔ **تأویل مختلف الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔

۱۲۷. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳۔۲۷۶ھ)۔ **غریب الحدیث**۔ بغداد، عراق: مطبعۃ المعانی، ۱۳۹۷ھ۔

۱۲۸. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۵۴۱۔۶۲۰ھ)۔ **إثبات صفة العلو**۔ الکویت: الدار السّلفیہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۹. القرشی، عبد اللہ بن محمد ابوبکر (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **التواضع والخمول**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۳۰. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (۲۸٤۔ ۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔ ۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۳۱. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۳۲. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۷ھ۔

۱۳۳. ابن کثیر، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۳٤. ابن کثیر، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷٤ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۳٥. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اِسماعیل (۷٦۲۔۸٤۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱٤۰۳ھ۔

۱۳٦. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ۱٤۰۲ھ۔

۱۳۷. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤۱۸ھ)۔ **كرامات أولياء الله** ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ۱٤۱۲ھ۔

۱۳۸. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲٤۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱٤۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۳۹. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔

١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٤٠. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨ - ١٨١ھ/ ٧٣٦-٧٩٨ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٤١. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

١٤٢. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مَشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١٤٣. المحاملی، حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥-٣٣٠ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

١٤٤. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ تعظيم قدر الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

١٤٥. مروزی، احمد بن علی بن سعید الاموی (٢٠٢ - ٢٩٢ھ)۔ مسند أبي بكر رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

١٤٦. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٤٧. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦ - ١٣٤١ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

۱۴۸. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔ ۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۴۹. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۵۰. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ۔ فضائل بیت المقدس**۔ شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۵۱. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ **الترغیب في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ۔۱۹۹۵م۔

۱۵۲. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔۶۰۰ھ)۔ **أطراف الغرائب والأفراد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۵۳. مقریزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبدالقادر بن محمد بن إبراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ أُردن: مکتبۃ المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۱۵۴. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۵۵. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔ ۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۶. ابن منذر، محمد بن ابراہیم النیسابوری ابو بکر، (۳۱۸ھ)۔ **الأوسط في السنن والإجماع والإختلاف**۔ الریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٥٧. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔ ٦٥٦ھ/١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٥٨. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (٦٣٠۔ ٧١١ھ/١٢٣٢۔١٣١١ء)۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٥٩. نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء۔

١٦٠. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٦١. نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ عمل الیوم واللیله۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٦٢. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ تاریخ اصبهان۔بیروت، لبنان: مکتبہ،دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠۔١٩٩٠۔

١٦٣. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٦٤. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹٦ء۔

۱٦٥. نمیری، اَبو زید عمر بن شبہ البصري (۲٦۲ھ)۔ أخبار المدينة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۷ھ/۱۹۹٦ء۔

۱٦٦. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦۳۱-٦۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحيح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷٥ھ/۱۹٥٦ء۔

۱٦۷. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦۳۱-٦۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ۔ بیروت، لبنان: دارالخیر، ۱٤۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱٦۸. ہمام بن منبہ الصنعانی،(۱۳۲ھ)۔صحيفة همام۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المکتب الاسلامی، ۱٤۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱٦۹. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳٥-۸۰۷ھ/۱۳۳٥-۱٤۰٥ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۷۰. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳٥-۸۰۷ھ/۱۳۳٥-۱٤۰٥ء)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۷۱. یحییٰ بن معین، ابو زکریا (۱٥۸-۲۳۳ھ)۔ التاريخ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰۰ھ۔

۱۷۲. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲٥-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ/

۱۹۸۴ء۔

۱۷۳. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم۔** فیصل آباد، پاکستان: اِدارہ العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۷۴. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المفارید۔** الکویت: مکتبہ دار الاقصی، ۱۴۰۵ھ۔